(۴۳)

رکھیو غالبؔ مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

بندہ پرور!

تم کو پہلے یہ لکھا جاتا ہے کہ میرے دوست قدیم میر مکرم حسین صاحب کی خدمت میں میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اب تک جیتا ہوں اور اس سے زیادہ میرا حال مجھ کو بھی معلوم نہیں۔ مرزا حاتم علی صاحب مہرؔ کی جناب میں میرا سلام کہنا اور یہ میرا شعر میری زبان سے پڑھنا[1]:

شرطِ اسلام بود ورزشِ ایماں بالغیب
اے تو غائب زِ نظر، مہر تو ایمانِ من ست

تمھارے پہلے خط کا جواب بھیج چکا تھا کہ اُس کے دو دن یا تین دن کے بعد دوسرا خط پہنچا۔

سنو صاحب! جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اُس میں بے تکلف عمر بسر کرے، اس کا نام عیش ہے۔ تمھاری توجہ مفرط بہ طرف شعر و سخن کے، تمھاری شرافتِ نفس اور حسنِ طبع کی دلیل ہے۔ اور بھائی! یہ جو تمھاری سخن گستری ہے، اس کی شہرت میں میری بھی تو نام آوری ہے۔ میرا حال اس فن میں اب یہ ہے کہ شعر کہنے کی روش اور اگلے کہے ہوئے اشعار سب بھول گیا؛ مگر ہاں، اپنے ہندی کلام میں سے ڈیڑھ شعر، یعنی ایک مقطع اور ایک مصرع یاد رہ گیا ہے؛ سو گاہ گاہ، جب دل اُلٹنے لگتا ہے، تب دس پانچ بار یہ مقطع زبان پر آجاتا ہے:

زندگی اپنی جب اِس شکل سے گزری غالبؔ — ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

پھر جب سخت گھبراتا ہوں اور تنگ آتا ہوں تو یہ مصرع پڑھ کر چپ ہو جاتا ہوں:

اے مرگِ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے

یہ کوئی نہ سمجھے کہ میں اپنی بے رونقی اور تباہی کے غم میں مرتا ہوں؛ جو دُکھ مجھ کو ہے اُس کا بیان تو معلوم، مگر اُس بیان کی طرف اشارہ کرتا ہوں: انگریزی قوم میں سے، جو ان روسیاہ کالوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے، اُس میں کوئی میرا اُمید گاہ تھا اور کوئی میرا شفیق اور کوئی میرا دوست اور کوئی میرا یار اور کوئی میرا شاگرد۔ ہندوستانیوں میں کچھ عزیز، کچھ دوست، کچھ شاگرد، کچھ معشوق؛ سو وہ سب کے سب خاک میں مل گئے۔ ایک عزیز کا ماتم کتنا سخت ہوتا ہے؛ جو اتنے[2] عزیزوں کا ماتم دار ہو، اُس کو زیست کیوں کر نہ دُشوار ہو۔ ہاے! اتنے یار مرے کہ جو اب میں مروں گا، تو میرا کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔

جون یا جولائی ۱۸۵۸ء[3]

(۴۴)

مرزا تفتہ!

تمھارے اوراقِ مثنوی کا پمفلٹ پاکٹ پرسوں پندرہ اگست کو اور جناب مرزا حاتم علی صاحب کی نثر شاید آغازِ اگست میں روانہ کر چکا ہوں۔ اُس نثر کی رسید نہیں پائی اور نہیں معلوم ہوا کہ میری خدمت مخدوم کے مقبولِ طبع ہوئی یا نہیں۔ نہیں معلوم بھائی نبی بخش صاحب کہاں ہیں اور کس طرح ہیں اور کس خیال میں ہیں؟ نہیں معلوم مولوی قمر الدین خاں الہ آباد سے آگئے یا نہیں؛ اگر نہیں آئے تو وہ وہاں کیوں متوقف ہیں؟ میر منشی قدیم وہاں پہنچ گئے؟ اپنا کام کرنے لگے؟ یہ کیا کر رہے ہیں؟